۱۰۰

فیصلہ ہفت مسئلہ

از

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ

ناشر

محکمہ اوقاف مغربی پاکستان لاہور

جانے والی بات ہے۔ ہاں اگر وسیلہ یا ذریعہ جانے یا ان الفاظ کو بابرکت سمجھ کر خالی الذہن ہو کر پڑھے تو کچھ حرج نہیں۔ یہ اس مسئلے کی حقیقت ہے۔ اب بعض علماء اس قسم کی پکار کو منع کرتے ہیں۔ اِس خیال سے کہ عوام فرقِ مراتب نہیں کرتے۔ ان کی نیت بھی اچھی ہے (انما الاعمال بالنیات یقیناً اعمال کا مدار نیتوں پر ہے) مگر مصلحت یوں ہے کہ اگر پکارنے والا سمجھ دار ہو تو اس پر حسنِ ظن کیا جائے اور محض عامی جاہل ہو تو اُس سے دریافت کیا جائے اگر اس کے عقیدے میں کوئی خرابی ہو تو بالکل روک دیا جائے۔ لیکن ہر موقع پر اصل عمل سے منع کرنا مصلحت ہو تو بالکل روک دیا جائے۔ لیکن ہر موقعہ پر اصل عمل سے منع کرنا مفید نہیں ہوتا۔ ایک بات یاد رکھنے کے قابل ہے جو بہت جگہ کارآمد ہوتی ہے۔ وُہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی غلط عمل میں مبتلا ہو اور ان کے حالات کو دیکھ کر یہ یقین ہو جائے کہ یہ شخص اصل عمل کو ترک نہ کرے گا تو اس موقعہ پر نہ تو اس کو اصل عمل کے چھوڑنے پر مجبور کرے۔ کیونکہ سوائے فساد اور دشمنی کے اور کوئی نتیجہ نہ ہوگا اور نہ اس کو بالکل آزاد اور بے لگام چھوڑ دے کیونکہ یہ شفقت اور اخوّتِ اسلامی کے خلاف ہے۔ بلکہ اصل عمل کی اجازت دے کر اس میں جو خرابی ہو اس کی اصلاح کرے۔ اس میں قبول ہونے

Marfat.com

اسیر زیادہ ہے۔ حق سبحانہ تعالیٰ کا حکم ہے۔

بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ سورۃ النحل آیت نمبر ۱۲۵

(اے پیغمبر! اپنے پروردگار کی راہ کی طرف لوگوں کو بلاؤ۔ اس طرح کہ حکمت کی باتیں بیان کرو۔ اور اچھے طریقہ پر پند و نصیحت کرو۔)

جاہلیت کی رسوم کے عام رواج کے وقت جو شریعت کے احکام مقرر ہوئے تھے۔ ان پر غور کرنے سے یہ قاعدہ صاف نظر آئے گا۔ اس فقیر کا مشرب یہ ہے کہ ایسی پکار میرا معمول نہیں۔ ہاں بعض اشعار میں ذوق و شوق سے صیغۂ ندا برتا گیا ہے۔ عمل درآمد وہی رکھنا چاہئے جو کہ ذکر اوپر کے مین مسئلوں میں گزر چکا ہے۔

Marfat.com

جماعتِ ثانیہ

(مسجد میں ایک جماعت کے بعد دوسری جماعت کرنا)

اس مسئلہ میں قدیم زمانے سے اختلاف ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ دوسری جماعت کو پسند نہیں فرماتے تھے۔ لیکن امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ بعض شرائط کے ساتھ اجازت دیتے ہیں۔ دونوں طرف دلیلیں موجود ہیں۔ اس سلسلہ میں گفتگو کو طول دینا مناسب نہیں ہے کیونکہ دنوں مسلکوں کو اختیار کرنے کی گنجائش ہے۔ بہتر یہی ہے کہ دونوں قولوں کو یوں جمع کیا جائے کہ اگر پہلی جماعت کاہلی و سستی کی وجہ سے چھوٹ گئی اور دوسری جماعت کی شرکت سے روکنے سے اس شخص کو تنبیہ ہو جائے گی۔ تو اس کے لیے جماعتِ ثانیہ کے مکروہ ہونے کا حکم دیا جائے۔ اور مکروہ کہنے والوں کی دلیل بھی یہی ہے کہ اگر اجازت دی جائے تو پہلی جماعت کم ہو جائے گی۔ اگر کسی معقول عذر سے پہلی جماعت رہ گئی تو دوسری جماعت کے ساتھ پڑھنا

تنہا پڑھنے سے بہتر ہے اور اگر کوئی شخص ایسا لاابالی ہے کہ دوسری جماعت سے منع کرنے سے اس کو تنبیہ نہ ہوگی۔ بلکہ تنہا پڑھنے کو غنیمت سمجھ کر جلدی سے چار ٹکریں مار کر رخصت ہو جائے گا تو ایسے شخص کو منع کرنے سے کیا فائدہ۔ بلکہ جماعت کے ساتھ نماز کسی قدر سکون اور اطمینان کے ساتھ ادا کرے گا۔ اس مسئلہ میں بھی عملدرآمد ایسا رکھنا چاہیئے کہ ہر فریق دوسرے فریق سے محبت سے پیش آئے۔ کیونکہ دونوں کے عمل کی ایک سند موجود ہے۔ جہاں دوسری جماعت نہ ہوتی ہو۔ وہاں تنہا پڑھ لے خواہ مخواہ جماعت نہ کرے۔ اور جہاں ہوتی ہو شریک ہو جائے اور مخالفت نہ کرے۔ یہ پانچ مسئلے عملی تھے اب دو علمی مسئلے باقی رہ گئے ہیں جن کی تفصیل آگے آتی ہے

لہ غافل اور بے پرواہ۔

Marfat.com

امکانِ نظیر و امکانِ کذب

ان دو مسئلوں کی اگر کوئی تفصیل کے ساتھ تحقیق کرنا چاہے تو، "حقائق" کے عرفان کی تحقیق، کے بغیر نہیں کر سکتا۔ یوں تو یہ مسئلے بہت باریک ہیں۔ مگر فی الجملہ دو چیزوں کا اعتقاد رکھنا چاہیئے ایک "ان اللہ علیٰ کُلّ شئٍ قدیر" (سورۃ النحل آیت نمبر ۷۷) یعنی اللہ ہر شئے پر قادر ہے۔ دوسرے "سُبحَانَ اللہ عما یصفُون (سورۃ المؤمنون آیت نمبر ۹۱) یعنی اللہ تعالیٰ تمام عیوب و نقائص سے پاک ہے۔ جیسے اپنے قول کی مخالفت کرنا۔ یا کسی ایسی بات کی

لہ قرآن مجید میں آیا ہے "انّ اللہ علیٰ کلّ شیٍ قدیر" بعض لوگوں نے اس پر کہا کہ اگر خدا ہر چیز پر قادر ہے تو کیا وہ رسولِ کریم علیہ السلام کی نظیر لانے پر (امکانِ نظیر) یا جھوٹ بولنے پر (امکانِ کذب) قادر ہے

Marfat.com

خبر دینا جو حقیقت میں واقع نہ ہو۔ وغیرہ۔
اب یہ تحقیق کرنا ہم پر لازم نہیں ہے کہ کون سی چیز مفہوم "شئے" جو سابقہ آیت "علیٰ کلِ شیئٍ" میں مذکور ہے۔) میں داخل ہے کہ اللہ تعالےٰ کو اِس پر قادر کہا جائے اور کون سی چیز عیب و نقص کی تعریف میں ہے کہ اُس سے اس کو پاک کہا جائے۔ خاص طور سے جب دلیلیں ایک دُوسرے سے مختلف ہوں۔ بلکہ عجب نہیں کہ ان کی نزاکت کی وجہ سے ایسے مسائل میں زیادہ گفتگو اور تفتیش کرنا منع ہو۔ تقدیر کے مسئلہ کو لیجئے کیونکہ اس میں بہت سی دشواریاں تھیں۔ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے اس پر گفتگو کرنے سے کس قدر سخت ممانعت فرمائی۔ اس ممانعت کی وجہ یہی باریکی اور دشواری تھی۔ ان دو مسئلوں میں بھی جب کہ عقلی اور نقلی دلیلوں کے ظاہری اختلاف کی وجہ سے سخت دشواری ہے تو قیل و قال کرنے کی کیسے اجازت ہوگی اس مضمون کا ایک خواب فقیر کے احباب میں سے کسی ایک نے دیکھا جس کو فقیر نے بہت پسند کیا (جو اوپر بیان ہوا) اس سے بہتر کوئی عملدرآمد نہیں اور اگر طبع آزمائی کے لیے گفتگو ضروری کرنا ہے تو تنہائی میں کریں اور اگر تحریر کی حاجت ہو تو خط کافی ہے نہ کہ رسالے

اور کتابیں۔ اور اگر اسی کا شوق ہے تو عربی میں ہونا چاہیئے تاکہ عوام
خراب نہ ہوں۔ عوام کے لیے خاموشی قطعی ضروری ہے ؛

Marfat.com

فیصلہ

۱۰۰

ہفت مسئلہ

از

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ

محکمہ اوقاف مغربی پاکستان لاہور

Marfat.com